

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ایک اچھے معاشرے کی تعمیر کیسے؟

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الهاشمی

مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان (بنوں)

آپ کا گھر ایک سلطنت ہے۔ آپ گھر کے سربراہ ہیں۔ یا خاندان خانہ ہونے کے ناطے ”ملکہ محترمہ“ ہر دو صورتوں میں آپ اپنی سلطنت کے بارے میں جواب دہ ہیں، آپ جس چار دیواری میں رہتے ہیں عرف میں اسے گھر کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس چار دیواری کے اندر رہتے ہیں ان کی اجتماعی حیثیت کو خاندان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ والدین خاندان کی تشکیل حقوق و فرائض میں توازن رکھنے اور آپس کے مراتب کی حفاظت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہیں۔ ”یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدہ و خلق منها زوجہا و بث منهما رجالا کثیرا و نساء و اتقوا اللہ الذی تسائلون بہ و الارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا“ (النساء: ۱)

”لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اُس معبود الہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقیناً جانو کہ اللہ تمہاری نگہبانی کر رہا ہے“

بخاری کتاب النکاح میں رسول ﷺ کا ارشاد گرامی مذکور ہے کہ ”تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، امیر حاکم ہے (حکمران) مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے اولاد پر نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔“

درج بالا آیت اور حدیث سے واضح ہوا کہ ”(۱) تقویٰ اختیار کیا جائے (۲) آپس کے تعلقات کو قائم اور مستحکم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ (۳) میاں بیوی دونوں اپنے گھر کے نگران ہیں ان سے نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (۴) چوتھی بات یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ گھریلو معاملات میں کون زیادتی کر رہا ہے اور کون عدل و انصاف سے کام لے کر خاندان کو اچھی بنیادوں پر استوار کر رہا ہے۔

اچھے خاندان بنانے، تعمیر کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہے ایسا ماحول جس میں خوف خدا، ایمان، تقویٰ، محبت رسول اور دین پر عمل پیرا ہونے کا سچا جذبہ موجود ہو۔ ایسا ماحول جس میں فسق و فجور، اللہ و رسول ﷺ سے بغاوت کے جراثیم موجود نہ ہو۔ اپنے گھروں میں ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے حسب ذیل چند بنیادی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

گھر کی روحانی صفائی کیجئے: اس صفائی سے مراد دھول مٹی کی صفائی نہیں، اگرچہ ایک صاحب ایمان کا گھر اس لحاظ سے نظیف و نفیس ہوتا ہے لیکن یہ دوسری قسم کی صفائی ہے یہ صفائی منکرات، رسوم و رواج، فحش باتوں اور بے ہودہ رہسائل و جرائم کی ہے۔

اولاد: اپنے گھروں میں دیکھئے کہ کہیں شیطانی ڈبہ تو موجود نہیں جس سے عرف میں ”ٹی وی، وی سی ڈی اور کیبل نظام“ کہتے ہیں یقین رکھئے کہ آپ کے گھر میں اگر یہ منحوس چیز موجود ہے تو بھلے آپ خود کو کتنی ہی طفل تسلیم دے دیں کہ ہم اس کے ذریعے صرف مذہبی پروگرام دیکھتے ہیں۔ یا خبریں وغیرہ سنتے ہیں، لیکن آپ کی تمام تر احتیاطوں کے باوجود یہ ضرر آپ کو ڈسے گا، اسلئے پہلی فرصت میں اس سے چھٹکارا حاصل کیجئے۔ ٹی وی اور وی سی ڈی نجاست و غلاظت کا پناہ ہے یہ ہمارے عقائد کو بگاڑ رہا ہے اور گویا یہ فاشی اور عریانی کا گھر میں کارخانہ بنانا ہے۔ ہمارے اعمال کو دیمک کی طرح چٹ رہا ہے، جن گھروں میں یہ وبائی ڈبہ موجود ہے وہاں سے رحمت الہی رخصت ہو چکی ہے۔

دوسرے نمبر پر دیکھئے کہ گھر میں تصاویر تو موجود نہیں اگر موجود ہوں تو انہیں جلا دیجئے تاکہ رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ نہ ہو۔ اپنی الماریوں اور شیلف کا جائزہ لیجئے کہیں گانے بجانے کی کیٹیں اور سی ڈیز تو نہیں رکھیں، فسق و فجور پر مبنی عشقیہ شاعری تو نہیں پڑی، بے ہودہ ناول اور تصویری رسائل تو نہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مغرب زدہ لوگوں کے افکار کی کتابیں تو موجود نہیں یہ سب ہیں تو انہیں بھی گھر بدر کیجئے، جائزہ لیجئے کہ گھر کے اندر دیگر کیا کیا منکرات ہو رہے ہیں۔ شرعی پردے سے بے پروائی تو نہیں بدعات کی خرافات تو نہیں غیر شرعی خوش اور غمی کے موقع پر رسم و رواج کی پابندی تو نہیں کی جاتی ہے۔ اگر ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز موجود ہو تو ان سے بھی چھٹکارا حاصل کیجئے۔ اس طرح آپ پہلے گھر کو صاف تھرا کر کے ماحول کو دینی اعمال کیلئے قابل قبول بنائیں تاکہ کل جب آپ اپنے گھر والوں کو دینی احکام کی تلقین کریں تو اسے رو بہ عمل لانے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔

تعلیم کا آغاز کیجئے: اپنے گھر میں ایک وقت مقرر کیجئے جب تمام افراد خانہ موجود ہوتے ہو۔ ایسے وقت تمام لوگ ایک جگہ بیٹھ کر تعلیم و تعلم کا اہتمام کریں اور اکابر علماء کی کتابوں کا انتخاب کر کے ان کے مختلف ابواب پڑھ کر سنائیے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور احادیث رسول ﷺ کا انتخاب پڑھئے۔ اس وقت اپنے بچوں کو صحابہ و صحابیات، تابعین و تابعات اور تاریخ اسلام کے خاص واقعات کے بارے میں بتائے۔ دینی مسائل کی کوئی مستند کتاب پڑھئے تاکہ آپ کی اولاد دینی مسائل سے آگاہ ہو سکے۔ مسنون دعائیں اور چھوٹی سورتیں اپنے بچوں کو یاد کرائیے۔ اس کے لئے بہترین وقت عشاء کے نماز کے بعد کا ہے۔ جب تمام لوگ اپنی اپنی ضرورت سے فارغ ہو چکے ہو۔ اس طرح تعلیم و تعلم کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمام گھر والوں کو اکٹھا کر بیٹھنا نصیب ہوگا گھر کے افراد میں سے کسی کا کوئی مسئلہ ہو تو علم میں آجائے گا کسی بات پر اجتماعی مشورہ درکار ہے تو وہ اسی موقع پر ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک گھر کی چار دیواری کے اندر محبت و اخوت اور دلی تہددی کا بے مثال جذبہ پروان چڑھے گا۔

دینی کتب کی لائبریری بنائیے: اپنے گھر میں دینی کتب و رسائل کے لئے ایک الگ لائبریری بنائیے۔ جس میں قرآن مجید کی منتخب تفاسیر، احادیث کی کتب، سیرۃ الرسول ﷺ، دینی مسائل و احکامات، تاریخ اسلام، جہاد اور مجاہدین، ادبی معلومات، فرق باطلہ کے، عیسائیت و یہودیت کی خفیہ و علانیہ سازشوں کے متعلق کتب و رسائل رکھے جائیں۔ نیز اکابر علماء کے مواعظ، معاشرتی آداب اور ادعیہ ماثورہ کی کتابیں بھی رکھی جائیں، تاکہ افراد خانہ و قفا و قفا ان کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دینی احکام کی پابندی کرائیے: آپ پر گھر کے سربراہ ہونے کے ناطے لازمی ہے کہ اپنے متعلقین کو دینی احکام کے پابند کروائیں شوہر بیوی کو، بیوی بچوں کی، غرض ایک دوسرے کو دینی احکام کی تلقین کریں تو اوصیٰ بالحق پر عمل کریں، جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کریں جو مسلسل بھڑک رہی ہے سمجھ لیں کہ آج اگر آپ نے اس سلسلے میں کوتاہی کی تو قیامت کے روز ہنس ہوگی۔

قرآن مجید میں ہے ”یا ایہا الذین آمنوا انفسکم و اہلیکم ناراً“ (التحریم ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے“

اس سے خود بچنے اور گھر والوں کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خود کو دین کے دامن سے وابستہ کر لیا جائے۔

اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے اور جب دس سال کو پہنچ جائیں تو (نہ پڑھنے پر) اسے مارو، اور اس عمر میں انکے بستر علیحدہ علیحدہ کر دو۔ (ابوداؤد)

اپنے گھر والوں کو کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، بات چیت کرنے، مہمانوں کی مہمانداری، ملنے والوں سے تعلق کے آداب سکھائیں۔ باپ پر لازم ہے کہ اولاد کی ایمانی، اخلاقی، جسمانی، عقلی اور معاشرتی تربیت کرے تاکہ وہ معاشرے کا بہترین فرد بن سکے۔

ضبط و تحمل کا رویہ پیدا کیجئے: جس چار دیواری میں کچھ افراد رہتے ہو وہاں کسی سے خلاف تہذیب بات سرزد ہو جانا آپس میں

ناراضگی یا تو بکار ہو جانا کوئی نادر بات نہیں، ایسے موقع پر آپ کا امتحان ہے، دیکھئے کہ غلطی کس کی ہے اور کتنی ہے اس غلطی پر کس طرح تادیب ضروری ہے۔ ایسا مت کیجئے کہ ادھر بچے کی شکایت آئی ادھر چٹاخ پٹاخ دھنائی ہوگئی اسی طرح میاں بیوی کی آپس میں ناراضگی ہو سکتی ہے، کسی مسئلے پر اختلاف رائے پیدا ہو سکتا ہے، خیال رکھئے کہ آپ کا اختلاف بچوں کی سماعت تک نہ پہنچے، آپ کی باہمی چپقلش کا اولاد پر بہت برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اختلاف رائے کی صورت میں آپ دونوں نے کیا کردار ادا کرنا ہے اس بارے میں دینی تعلیمات جاننے کی کوشش کریں۔ طغ، لالچ، حسد، خوف یا دباؤ کو اپنے رویے کا حصہ نہ بنے دیں۔ رواداری اور تحمل میاں بیوی کے لئے انتہائی لازمی ہیں، کبھی ناگوار بات پیش آجائے تو فوری رد عمل دینے کی کوشش نہ کریں۔ ایسی بات یا حرکت سے اجتناب کریں جس سے دوسرے کو بدگمانی، شک یا وہم ہو سکے۔

توازن قائم کیجئے: ماں ہو یا باپ آپ کو اپنی اولاد میں کسی بچے سے خاص محبت ہو سکتی ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے لیکن ضروری ہے۔